5اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

چندر بھان گوسائن

بنام

اسٹیٹ آف اریسا اور دیگران

(ایس کے داس، اے کے سارکر اور ایم ہدایت اللہ جسٹسز۔)

سپریم کورٹ پریکٹس –اپیل –کورٹ فیس –بہت سے تشخیصی احکامات کو چیلنج کرنے کے لیے آرٹیکل 226 کے تحت دائر کی گئی ایک پٹیشن –ہائی کورٹ کے ایک حکم کے خلاف اپیل –قابل ادائیگی کورٹ فیس۔

یہ اپیل ڈپٹی رجسٹرار کے اس حکم کے خلاف تھی جس میں موجودہ کیس کو نو اپیلوں کے طور پر درج کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور اپیل کنندہ کو عدالتی فیس کے نو سیٹ ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ مقدمہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست سے نکلا ہے جس میں تشخیص کے مختلف احکامات کی صداقت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے عرضی پر ایک حکم جاری کیا اور اس عدالت میں ایک اپیل دائر کی گئی۔

فیصلہ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کو عدالتی فیس اور دیگر الزامات کا صرف ایک سیٹ ادا کرنا چاہیے جیسا کہ ایک ہی اپیل میں ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتنی کارروائی ہوئی جتنی تشخیص کے احکامات تھے جتنی اپیل کنندہ نے ایک ہی درخواست کے ذریعے ان سب کو ایک ساتھ چیلنج کیا تھا۔

لاجوانتی سیالز کا مقدمہ، 1959 کا خصوصی اجازت نمبر 673 کے لیے درخواست اور کشن چند چیلا رام کا مقدمہ، 1960 کا سی اے نمبر 462 سے465، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: سول متفرق۔ 1962 کی پٹیشن نمبر1398۔

1962 کے سول اپیل نمبر 41 سے 49 میں ڈپٹی رجسٹرار کے 28 مارچ 1962 کے حکم کے خلاف اپیل۔

درخواست گزار کی طرف سے اے رنگا ندھم چیٹی، بی ڈی دھون، ایس کے مہتا اور کے ایل مہتا۔

جواب دہندگان کی طرف سے ہندوستان کے اٹارنی جنرل سی کے ڈیفتری، آر گنپتی آئیر اور آر این سچتی۔

5 اپریل۔ عدالت کا حکم دیا گیا تھا 1963.

سرکار۔ جے۔ یہ ڈپٹی رجسٹرار کے اس حکم کے خلاف اپیل ہے جس میں موجودہ کیس کو نو اپیلوں کے طور پر درج کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اپیل کنندہ کو عدالتی فیس کے نو سیٹ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈپٹی رجسٹرار نے اس عدالت کے دو مقدمات پر انحصار کیا تھا، یعنی لاجوانتی سیال کا مقدمہ (1959 کا خصوصی اجازت نمبر 673 کے لیے درخواست) اور کشن چند چیلا رام کا مقدمہ (سول اپیل نمبر 462 سے 1960 کا 465)۔ ہمیں نہیں لگتا کہ یہ مثالیں موجودہ معاملے کا احاطہ کرتی ہیں۔

لاجوانتی کے معاملے میں اسی سوال کے حوالے کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت متعدد درخواستیں تھیں۔ درحقیقت کئی الگ الگ حوالہ جات تھے لیکن ان سے ایک فیصلے کے ذریعے نمٹا گیا جس سے اس عدالت میں اپیل کی گئی۔ یہ واقعی مشترکہ فیصلے کے لیے پانچ اپیلوں کا معاملہ تھا جو ہر ایک مختلف ریفرنس کیس میں پیش کیا گیا تھا۔

کشن چند چیلا رام کا معاملہ بھی مددگار نہیں ہے کیونکہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ہر تشخیص کے معاملے میں پیدا ہونے والے تین ایک جیسے سوالات کے حوالے کے لیے چار مختلف ٹیکس دہندگان کی طرف سے چار درخواستیں کی گئی تھیں۔ اگرچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ کے حوالے کا ایک حکم تھا اور ہائی کورٹ نے اس کیس کو حوالہ کے واحد کیس کے طور پر لیا، لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ حقیقت میں کئی حوالہ جات تھے۔

تاہم موجودہ مقدمہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست سے نکلا ہے جس میں مختلف تشخیص کے احکامات کی صداقت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے یہاں صرف ایک کارروائی تھی۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتنی کارروائی ہوئی جتنی درخواست گزار کے لیے تشخیص کے احکامات تھے جنہوں نے ایک ہی درخواست کے ذریعے ان سب کو ایک ساتھ چیلنج کیا تھا۔ جب اس طرح کی عرضی میں ہائی کورٹ کے فیصلے سے اس عدالت میں اپیل کی جاتی ہے، تو یہ دعوی کرنا ناممکن ہے کہ ایک سے زیادہ اپیلیں ہیں۔ لہذا، ہمارے سامنے اپیل کنندہ صرف ایک ہی اپیل کی طرح عدالتی فیس اور دیگر الزامات کا ایک سیٹ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اگر ضروری ہو تو اضافی چارجز کی واپسی کے ذریعے دفتر اس کے مطابق کارروائی کر سکتا ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document